سورة النساء

آیات ۵- ۱۰

وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِىْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيٰمًا وَّ ارْزُقُوْهُمْ فِيْهَا وَ اكْسُوْهُمْ
وَ قُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿٥﴾ وَ ابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰۤى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَاِنْ
اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْۤا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ۚ وَ لَا تَاْكُلُوْهَاۤ اِسْرَافًا وَّ بِدَارًا اَنْ
يَّكْبَرُوْا ؕ وَ مَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۚ وَ مَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ
فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ﴿٦﴾ لِلرِّجَالِ
نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَ الْاَقْرَبُوْنَ ۪ وَ لِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَ
الْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ ؕ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ﴿٧﴾ وَ اِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا
الْقُرْبٰى وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنُ فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ وَ قُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿٨﴾ وَ
لْيَخْشَ الَّذِيْنَ لَوْ تَرَكُوْا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا خَافُوْا عَلَيْهِمْ ۪ فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ وَ
لْيَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ﴿٩﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِىْ
بُطُوْنِهِمْ نَارًا ؕ وَ سَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ﴿١٠﴾ ع

سورة النساء

خاندان معاشرے کی بنیادی اکائی ہے اجتماعیت کی اعلیٰ ترین شکل ریاست-

خاندان کی مضبوطی کا دارومدار میاں بیوی، ماں باپ، اولاد، اقرباء، یتامیٰ کے حقوق کے تحفظ

ریاست کا استحکام- داخلی اور خارجی محاذ پر اتحاد و یکجہتی

منافقین ریاست کو کھوکھلا کرتے ہیں

اہل کتاب کو اسلام کی دعوت اسلامی اجتماعت کے فرائض میں سے

آیات ۱-۴۳ اسلامی حسن معاشرت کے احکام

امتِ مسلمہ کو خطاب۔ احکام شریعت (عائلی، خاندانی حقوقِ یتامیٰ، وراثت، جنسی بے راہروی، نکاح، حقوقِ نسواں...)

1

آیات ۴۴-۵۷ اہل کتاب کو خطاب

ان کو دعوت، ان کی گمراہی کا بیان، ان کی اوہام پرستی

نبی اکرم ﷺ پر ایمان نہ لانے کا انجام

2

آیات ۵۸-۵۹ رعایا اور حکومت کے حقوق و فرائض

حقِ امانت کی ادائیگی، عدل و انصاف کی پاسداری و بالادستی

اللہ، اس کے رسول ﷺ اور اولوالامر کی اطاعت

3

آیات ۶۰-۱۱۵ نفاق اور جہاد کے مباحث

منافقین کی متضاد روش، انکا جہاد اور رسولؐ کی اطاعت سے گریز، انکی کفر سے ہمدردیاں، مسلمانوں کا ان سے معاملہ

4

آیات ۱۱۶-۱۳۴ بنی اسرائیل اور مشرکین سے خطاب

اولاد ابراہیم کی دونوں شاخوں کو توحید کی دعوت، ان کی گمراہی، ان کی خوش فہمیاں، استبدالِ قوم کی دھمکی

5

آیات ۱۳۵-۱۵۲

اسلام کا نظامِ عدل و قسط قائم کرنے کا حکم

نفاق سے بچنے کی تاکید

6

آیات ۱۵۳-۱۷۵ اہل کتاب (نصاریٰ) کو خطاب

یہود کو بھی خطاب، عیسائیوں کے عقیدے کی تصحیح (کہ وہ قتل نہیں ہوئے، عقیدۂ تثلیث کی مذمت، اسلام کی دعوت

7

آیات ۱۷۶- آیت کلالہ

قانونِ وراثت کی ایک ذیلی شق کی وضاحت

8

وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِیْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِیٰمًا وَّ ارْزُقُوْهُمْ فِیْهَا وَ اكْسُوْهُمْ وَ قُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۵

وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ - اور نہ تم دو نادانوں کو

السُّفَهَاءَ - نادان، بے وقوف، ناسمجھ

اَمْوَالَكُمُ الَّتِیْ - اپنے مال جن کو

جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ - اللہ نے بنایا تمہارے لیے

قَامَ يَقُوم ، قِيامًا... کھڑا ہونا...

قِیام - قائم کی جمع بھی ہے

قِیٰمًا - کھڑے ہونے کا ذریعہ (معیشت میں)

قِیام (کثیر المعانی لفظ)... جس سے کسی شے کی بقا وابستہ ہو

قِیامًا - برقرار و قائم کرنے والا ہے۔ (لسان العرب)

وَّ ارْزُقُوْهُمْ فِیْهَا - اور رزق دو ان کو اس میں سے

وَ اكْسُوْهُمْ - اور پہناؤ ان کو

(ک س و) کَسَا یَکْسُو ، کَسْوًا - پہنانا (کپڑے وغیرہ)، چڑھانا

وَ قُوْلُوْا لَهُمْ - اور کہو ان سے

قَوْلًا مَّعْرُوْفًا - بھلی بات

وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِیْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِیٰمًا وَّ ارْزُقُوْهُمْ فِیْهَا وَ
اكْسُوْهُمْ وَ قُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝۵

اور اپنے وہ مال جنہیں اللہ نے تمہارے لیے قیام زندگی کا ذریعہ بنایا ہے،
نادان لوگوں کے حوالے نہ کرو، البتہ انہیں کھانے اور پہننے کے لیے دو اور
انہیں نصیحت کی بات کہتے رہو

Do not entrust your properties - which Allah has made a means of support for you - to the weak of understanding, but maintain and clothe them out of it, and say to them a kind word of admonition.

محمد اقبال

وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِیْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِیٰمًا وَّ ارْزُقُوْهُمْ فِیْهَا وَ اكْسُوْهُمْ وَ قُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝۵

وسیع معنی کی حامل آیت کریمہ

- اس میں امت کو یہ جامع ہدایت - کہ مال جو ذریعہ قیام زندگی ہے، بہر حال ایسے نادان لوگوں کے اختیار و تصرف میں نہ دو جو اسے غلط طریقے سے استعمال کرکے نظام تمدن و معیشت اور نظام اخلاق کو خراب کردیں
- کلام کے سیاق میں اور مفسرین کی اکثریت نے یہاں **السُّفَهَاءَ** سے مراد یتیم بچے لیا ہے لیکن عبداللہ ابن عباسؓ اور ابو موسیٰ اشعریؓ کے مطابق یہاں السُّفَهَاءَ کا لفظ عام ہے جس میں تمام لوگ شامل ہیں چاہے وہ یتیم ہوں اور چاہے وہ اپنے بچے ہوں یا دوسروں کے جنہیں کسی سرپرستی کی حاجت ہو
- مال اکٹھا کرنے کو بالعموم قرآن میں اچھے مفہوم میں نہیں بتایا گیا— قرآن میں کئی مواقع پر مال کی محبت، مال کو جمع کرنا، گن گن کر رکھنا، مال و دولت کی کثرت اور اس سے جنم لینے والی بے شمار اخلاقی برائیاں اور گناہ، مال بطور فتنہ و آزمائش کا ذکر.... موجود ہے
- لیکن مال اپنی ذات کے اعتبار سے کوئی ناپاک یا عیب کی چیز نہیں ہے
- مال، اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت ہے جس کے ذریعے انسان کی بے شمار دینی اور دنیوی ضروریات پوری ہوتی ہیں
- مال کا بُرا استعمال (مال کی محبت، لالچ، حرام سے حاصل کرنا، حرام کاموں پہ اسکا استعمال) اسے برا بناتا ہے

وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِیْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِیٰمًا وَّ ارْزُقُوْهُمْ فِیْهَا وَ اكْسُوْهُمْ وَ قُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۵

- مال دین ودنیا کے مصالح کی طرف پہنچنے کا ذریعہ ہے۔ امام سفیان ثوریؒ نے فرمایا: کہ "ہمارے زمانے میں مال مومن کا ہتھیار ہے"

- یہ قرآن کا وہ مقام ہے جہاں اللہ نے مال کو لوگوں کے قیام وبقا کا ذریعہ بتایا ہے اور مال کے مثبت پہلو کو اجاگر کیا ہے اور یہ اس وجہ سے اس میں انفرادی حق کے ساتھ خاندانی اور اجتماعی بہبود کا بھی ایک پہلو ہے

- مال سے انفرادی طور پر کھانے پینے، پہننے، علاج معالجہ، اور دیگر ضروری حوائج جبکہ اجتماعی طور پر ب، بیواؤں کی ضروریات اور ان کے بچوں کی تعلیم و تربیت، اہل خانہ کی ضروریات و کفالت ، خاندان کی ضروریات، معاشرے میں یتامیٰ ، مساکینیے قائم اداروں کی امداد، مساجد و مدارس کی تعمیر اور انہیں چلانے کا انتظام، جہاد فی سبیل اللہ کے لیے ذرائع... کا انتظام ہوتا ہے

- ان تمام لحاظ سے مال کی وقعت اور قیمت کا اندازہ ہوتا ہے اس کا ضیاع محض ایک فرد کی ملکیت کا معاملہ نہیں ہے بلکہ اموال معاشرے کی اجتماعی بہبود کے نظام کا حصہ ہیں اور یہ ریاست کی ذمہ داری ہے کہ وہ لوگوں کے اموال (ان کی ملکیت میں ہوتے ہوئے) ان کے کسی ایسے استعمال سے روکے جو اخلاق و تمدن اور اجتماعی معیشت کے لیے صریحاً مضر ہو یا جہاں جہاں نا بالغ یا نادان افراد جو مال کو صحیح استعمال کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے حکومت ان کی املاک کو اپنی تحویل میں رکھے اور انکی ضروریات کو پورا کرے

وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِیْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِیٰمًا وَّ ارْزُقُوْهُمْ فِیْهَا وَ اكْسُوْهُمْ وَ قُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝۵

آیت کریمہ سے منضبط کچھ اصول و ضوابط

- مال و ثروت، سفیہہ (نادان و کم سمجھ) افراد کے اختیار میں نہیں دینا چاہیئے (چاہے یتامیٰ ہوں، دوسرے زیر کفالت افراد ہوں یا عام لوگ) جن کے بارے میں غالب گمان ہو کہ وہ یہ مال اپنی نا سمجھی، ناپختگی یا اسراف کی وجہ سے ضائع کر دیں گے
- مندرجہ بالا اصول سے سفیہہ (نادان و کم سمجھ) افراد کے کم قیمت مال کو جس کی اقتصادی اہمیت زیادہ نہیں ہے ان کے اختیار میں دینے کا جواز نکلتا ہے
- افراد کے ذاتی مال کے بارے میں معاشرے کے کچھ حقوق ہیں جن رعایت لازمی ہے
- معاشرہ، افراد کے ذاتی اموال کے بارے میں کچھ حقوق رکھتا ہے (فرد کا مال محض ذاتی مال نہیں ہے)
- معاشرے کے اقتصادی امور، سفیہہ (نادان و کم سمجھ) افراد کے اختیار میں نہ دیئے جائیں
- مال وثروت کا حقیقی مالک، اللہ تعالیٰ ہے۔
- مال وثروت، معاشرے کے قائم و برقرار رہنے کا وسیلہ ہے
- جو لوگ اپنا مال و دولت، معاشرے کی مصلحتوں کے خلاف خرچ کرتے ہیں، دین کی نظر میں سفیہہ ہیں
- مال وثروت کو معاشرے کی اقتصادی و معاشی ترقی کیلئے استعمال کرنا چاہیئے

وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰٓى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ۚ وَلَا تَاْكُلُوْهَآ

وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى - اور آزماتے رہو یتامیٰ کو

اِبتَلَى يَبْتَلِي ، ابْتِلاءً - امتحان لینا (IV)

حَتّٰٓى اِذَا بَلَغُوا - یہاں تک کہ جب وہ پہنچیں

بلَغَ يبْلُغُ ، بُلوغًا و بَلاغًا - پہنچنا

النِّكَاحَ - نکاح (کی عمر) کو

(أ ن س)

فَاِنْ اٰنَسْتُمْ - پھر اگر تم پاؤ

آنَسَ يُؤْنِسُ ، إِيْنَاساً - دکھائی دینا، محسوس کرنا، پانا (IV)

اردو میں : انس، مانوس، انسان، انیس

مِّنْهُمْ رُشْدًا - ان میں کچھ صلاحیت

رُشد - ہدایت، سمجھ داری، صلاحیت، ہشیاری، حسن تدبیر

فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ - تو لوٹاؤ

دَفَعَ يدفَعُ ، دَفْعًا - ہٹانا، دفاع کرنا، حوالے کرنا، لوٹانا

اَمْوَالَهُمْ - ان کے مال

وَلَا تَاْكُلُوْهَآ - اور نہ کھاؤ اس کو

وَلَا تَاْكُلُوْهَآ اِسْرَافًا وَّ بِدَارًا اَنْ يَّكْبَرُوْا ؕ وَ مَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۚ وَ مَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ

اِسْرَافًا ۔ ضرورت سے زیادہ ہوتے ہوئے

اِسراف ۔ ضرورت سے زیادہ خرچ کرنا

وَّ بِدَارًا ۔ اور عجلت کرتے ہوئے (ب د ر)

بَادَرَ يُبَادِرُ ، بِدَارًا ۔ کسی کام کو وقت سے پہلے کرنا (III)

لَا تُبَادِرُونِي بِالرُّكُوعِ وَلَا بِالسُّجُودِ رکوع اور سجود مجھ سے پہلے کرنے میں جلدی نہ کرو ۔ (حدیث)

اَنْ يَّكْبَرُوْا ۔ کہ (کہیں) وہ بڑے ہو جائیں

وَ مَنْ كَانَ غَنِيًّا ۔ اور جو ہے مالدار

(ع ف ف)

فَلْيَسْتَعْفِفْ ۔ تو اسے چاہیے کہ وہ باز رہے

اِسْتَعَفَّ يَسْتَعِفُّ ، اِسْتِعْفَافًا ۔ بچا رہنا، پاکباز رہنا (X)

لْ ۔ لامِ امر (فعل امر غائب کے لیے)

وَ مَنْ كَانَ فَقِيْرًا ۔ اور جو ہے محتاج

فَلْيَاْكُلْ ۔ تو اسے چاہیے کہ وہ کھائے

لْ ۔ لامِ امر (فعل امر غائب کے لیے)

بِالْمَعْرُوْفِ ۔ دستور کے مطابق

فَاِذَا دَفَعۡتُمۡ اِلَيۡهِمۡ اَمۡوَالَهُمۡ فَاَشۡهِدُوۡا عَلَيۡهِمۡ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيۡبًا ۝٦

فَاِذَا - پھر جب

دَفَعۡتُمۡ اِلَيۡهِمۡ - تم لوٹاؤ ان کی طرف

اَمۡوَالَهُمۡ - ان کے مال

فَاَشۡهِدُوۡا - تو گواہ بناؤ

عَلَيۡهِمۡ - ان پر

وَكَفٰى بِاللّٰهِ - اور کافی ہے اللہ

حَسِيۡبًا - حساب لینے والا

حسیب - حساب لینے والا

حاسب اور حسیب کا فرق ؟

وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ۚ وَلَا
تَاْكُلُوْهَآ اِسْرَافًا وَّبِدَارًا اَنْ يَّكْبَرُوْا ۭ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۚ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ
بِالْمَعْرُوْفِ ۭ فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ۝٦

اور یتیموں کی آزمائش کرتے رہو یہاں تک کہ وہ نکاح کے قابل عمر کو پہنچ جائیں پھر اگر تم اُن کے اندر اہلیت پاؤ تو اُن کے مال اُن کے حوالے کر دو ایسا کبھی نہ کرنا کہ حد انصاف سے تجاوز کر کے اِس خوف سے اُن کے مال جلدی جلدی کھا جاؤ کہ وہ بڑے ہو کر اپنے حق کا مطالبہ کریں گے یتیم کا جو سر پرست مال دار ہو وہ پرہیز گاری سے کام لے اور جو غریب ہو وہ معروف طریقہ سے کھائے پھر جب اُن کے مال اُن کے حوالے کرنے لگو تو لوگوں کو اس پر گواہ بنالو، اور حساب لینے کے لیے اللہ کافی ہے

And test the orphans [in your charge] until they reach a marriageable age; then, if you find them to be mature of mind, hand over to them their possessions; and do not consume them by wasteful spending, and in haste, ere they grow up. And let him who is rich abstain entirely [from his ward's property]; and let him who is poor partake thereof in a fair manner. And when you hand over to them their possessions, let there be witnesses on their behalf - and all-sufficient is Allah in taking account.

وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰٓى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ۚ وَلَا تَاْكُلُوْهَآ اِسْرَافًا وَّبِدَارًا اَنْ يَّكْبَرُوْا ۭ

یتیامٰی کے مال کب ان کے حوالے کیا جائیں؟

- یتیموں کو ان کی دولت حوالے کرنے کے سلسلے میں شریعت نے واضح اور صاف ہدایات دیں
- یتیموں کو ان کا مال سپرد کرنے کی دو شرطیں ہیں ایک بلوغت کے مرحلے تک پہنچنا اور دوسرا اقتصادی رشد
- نکاح کی عمر سے مراد یہ ہے کہ اس کے اندر وہ علامتیں ابھر آئیں جو بلوغ کی علامتیں ہوتی ہیں اور جس کے بعد ایک بچہ بالغ مرد کہلاتا ہے اور وہ اس قابل ہوتا ہے کہ اس کا نکاح کر دیا جائے
- لیکن اگر بلوغ کی علامتیں ظاہر نہ ہوں تو پھر بلوغ کی عمر کیا ہونی چاہیے؟ اس میں فقہا نے اختلاف کیا ہے۔
- بعض نے لڑکے کے لیے اٹھارہ سال اور لڑکی کے لیے سترہ سال مقرر کیے ہیں اور بعض نے پندرہ سال
- امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک لڑکا اور لڑکی دونوں پندرہ سال عمر پوری ہونے پر شرعاً بالغ قرار دیئے جائیں گے خواہ آثار بلوغ پائے جائیں یا نہیں۔
- سرپرستوں کو خدمت کے معاوضہ کے حوالے سے بھی ہدایات دی گئیں ہیں۔ یتیم کا ولی اگر خود غنی ہے، اللہ نے اس کو دے رکھا ہے، اس کے پاس کشائش ہے تو اسے یتیم کے مال میں سے کچھ بھی لینے کا حق نہیں ہے
- لیکن اگر اگر کوئی خود تنگ دست ہے، محتاج ہے اور وہ یتیم کی نگہداشت بھی کر رہا ہے، اس کا کچھ وقت بھی اس پر صرف ہو رہا ہے تو معروف طریقے سے اگر وہ یتیم کے مال میں سے کچھ لے لے تو کوئی حرج نہیں

اسلام کے عظیم قانونِ وراثت کی تمہید

لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَ الْاَقْرَبُوْنَ ۪ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَ الْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ ؕ نَصِيبًا مَّفْرُوْضًا

لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ - مردوں کے لیے ہے ایک حصہ

نَصِيْب - حصہ (میراث/ثواب آخرت کا)

مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ - اس میں سے جو چھوڑا ماں باپ نے

الْوَالِدُ - کا تثنیہ

وَ الْاَقْرَبُوْنَ - اور زیادہ قریبی رشتہ داروں نے

وَلِلنِّسَآءِ نَصِيبٌ - اور عورتوں کے لیے ہے ایک حصہ

مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ - اس میں سے جو چھوڑا ماں باپ نے

وَ الْاَقْرَبُوْنَ - اور زیادہ قریبی رشتہ داروں نے

مِمَّا قَلَّ - اس میں سے کم ہو

قَلَّ يَقِلُّ ، قِلَّةً - تعداد یا مقدار میں کم ہونا

مِنْهُ اَوْ كَثُرَ - اس سے یا زیادہ ہو

{ یہ تھوڑا ہو یا زیادہ }

نَصِيبًا مَّفْرُوْضًا - فرض کیا ہوا حصہ ہوتے ہوئے

مَفْرُوض - فرض کیا گیا

لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا
تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ ۚ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا ﴿٧﴾

مردوں کے لیے اُس مال میں حصہ ہے جو ماں باپ اور رشتہ داروں نے چھوڑا ہو، اور عورتوں کے لیے بھی اُس مال میں حصہ ہے جو ماں باپ اور رشتہ داروں نے چھوڑا ہو، خواہ تھوڑا ہو یا بہت، اور یہ حصہ (اللہ کی طرف سے) مقرر (فرض) ہے

From what is left by parents and those nearest related there is a share for men and a share for women, whether the property be small or large,-a determinate share

لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ ۚ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا ﴿٧﴾

دنیا کے سامنے ایک نیا قانون وراثت (اس کی تمہید)

- اسلامی معاشرے کی تشکیل کے لیے جو قوانین دیئے جا رہے ہیں ان میں دنیا ایک منفرد اور ممتاز قانون۔ اسلام کا قانونِ وراثت
- اسلام کی آمد کے وقت عرب کے جاہلی معاشرے اور دیگر معاصر معاشروں میں کمزور انسان، صنف نازک اور یتیم بچے (معاشرے کے سب کمزور طبقے) سخت استحصال کا شکار تھے ۔ان سب کا وراثت میں کوئی حصہ نہ تھا
- وراثت کا حق دار صرف وہ ہوتا تھا جو لڑ سکتا تھا (گھڑ سواری کر سکتا تھا) عورتیں، بچے اور کمزور افراد چونکہ شاہسواری اور لڑائی کا یہ فرض انجام نہیں دے سکتے تھے اس لیے وہ وراثت میں استحقاق نہ رکھتے تھے
- وراثت کے قرآنی قوانین نازل ہونے تک مسلمانوں میں بھی اس اصول و رواج کے مطابق وراثت کی تقسیم
- حضرت اوس بن ثابتؓ جب شہید ہوئے تو ان کی جائیداد ان کے بھائیوں نے قبضے میں لے لی اور ان کی بیوہ دو بچیوں اور ایک بیٹے کو کوئی حصہ نہیں دیا اور ان کی بیوہ سے شادی کرنے سے بھی انکار کر دیا (سبب نزول)
- اسلام نے وراثت کے ضمن جو قانون نازل کیا اس میں سب سے پہلے صدیوں پرانے اس ظلم کو ختم کیا جس کے تحت معاشرے کے کمزور طبقوں کا استحصال ہو رہا تھا اور ان کے حقوق کا کوئی پرسانِ حال نہ تھا

لِلرِّجَالِ نَصِیۡبٌ مِّمَّا تَرَكَ الۡوَالِدٰنِ وَ الۡاَقۡرَبُوۡنَ ۪ وَلِلنِّسَآءِ نَصِیۡبٌ مِّمَّا تَرَكَ الۡوَالِدٰنِ وَ الۡاَقۡرَبُوۡنَ مِمَّا قَلَّ مِنۡهُ اَوۡ كَثُرَ ؕ نَصِیۡبًا مَّفۡرُوۡضًا ﴿۷﴾

دنیا کے سامنے ایک نیا قانون وراثت

اس آیت کریمہ میں پانچ قانونی حکم دیے گئے

1. میراث صرف مردوں ہی کا حصہ نہیں ہے بلکہ عورتیں بھی اس کی حق دار ہیں (دنیا میں پہلی مرتبہ)
2. میراث بہر حال تقسیم ہونی چاہیے خواہ وہ کتنی ہی کم ہو
3. وراثت کا قانون ہر قسم کے اموال واملاک پر جاری ہوگا۔ خواہ وہ منقولہ ہوں یا غیر منقولہ، زرعی ہوں یا صنعتی یا کسی اور صنف مال میں شمار ہوتے ہوں
4. میراث کا حق اس وقت پیدا ہوتا ہے جب مورث کوئی مال چھوڑ مرا ہو
5. قریب تر رشتہ دار کی موجودگی میں بعید تر رشتہ دار میراث نہ پائے گا (الاقرب فالاقرب)

- اس اصول کی بنیاد پر پوتے کو وراثت سے محروم رکھا گیا ہے(اگر مرحوم کی مذکر اولاد موجود ہو)۔ یتیم پوتا بہ نسبت بیٹے کے زیادہ حاجت مند بھی ہو تب بھی مستحق وراثت بیٹا ہے پوتا نہیں۔ البتہ بیٹے کی ضرورت رفع کرنے کے لیے شریعت نے دوسرے انتظامات کیے ہیں
- ترکہ کی تقسیم میں وارثین کے محتاج ہونے یا نہ ہونے کو معیار نہیں بنایا گیا ہے

لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ ۚ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا ۝

مسلمانوں کا معاملہ

- وراثت کے ضمن میں اسلام نے محروم اور کمزور طبقوں کو قانونی حقوق عطا کرکے جن مظالم کی جڑ کاٹ دی تھی ہم مسلمانوں نے اس جاہلیتِ قدیمہ کو پھر زندہ کر دیا ہے۔
- یہ معاشرے کی روایت بن چکی ہے کہ بہنوں اور بیٹیوں کو وراثت میں سے کوئی حصہ نہیں دیا جاتا
- اللہ تعالیٰ نے عورت کو بطور بہن، بیٹی، ماں سب حیثیتوں میں وراثت کا حقدار قرار دیا، ہم نے محروم کر دیا
- کہیں اس کے لیے ان کی تعلیم و تربیت پہ خرچ کیا گیا روپیہ اس کی وجہ قرار پاتا ہے اور کہیں ان کو دیا گیا جہیز
- یوں قرآن میں بیان کردہ حقوق سے ملک کی بیشتر آبادی کو محروم رکھا جا رہا ہے
- عورتوں کو ان کے حقوق سے محرومی بلا تخصیص معاشرے کے سب طبقوں میں پائی جاتی ہے (اِلّا ماشاء اللہ)
- یہ محرومی انہیں پھر حقوق نسواں کی تحریکوں اور ان NGOs کی قریب لے جاتی ہے جو عورتوں کے حقوق کے نعرے کے پردے میں خاندانی نظام کی تباہی کے ایجنڈے پر کام کر رہی ہیں
- قرآن کے اس حکم کی تعمیل فرض ہے اور معاشرے کے اداروں، تنظیموں اور جماعتوں کے پلیٹ فارمز سے عوام کو اسلامی قانون وراثت کے مطابق حصوں کی شرعی تقسیم کا علم سکھایا جانے کا بندوبست کیا جانا چاہیے

وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنُ فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝۸

وَاِذَا حَضَرَ - اور جب حاضر ہوں

حَضَرَ يَحْضُرُ ، حُضُوْرًا - حاضر ہونا موجود ہونا

الْقِسْمَةَ - تقسیم کے وقت

قَسَمَ يَقْسِمُ ، قَسْمًا - تقسیم کرنا، بانٹنا

اُولُوا الْقُرْبٰى - قرابت والے (رشتہ دار)

اُولُوا - والے، (ذو کی جمع کے طور پر)

وَالْيَتٰمٰى - اور یتیم

وَالْمَسٰكِيْنُ - اور ضرورت مند لوگ

فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ - تو تم دو ان کو اس میں سے

رَزَقَ يَرْزُقُ ، رَزْقًا ، - دینا، رزق دینا

وَقُوْلُوْا لَهُمْ - اور کہو تم ان سے

قَوْلًا مَّعْرُوْفًا - بھلی بات

وَ اِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنُ فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ وَ
قُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿٨﴾

اور جب تقسیم کے موقع پر کنبہ کے لوگ اور یتیم اور مسکین آئیں تو اس مال
میں سے ان کو بھی کچھ دو اور اُن کے ساتھ بھلے مانسوں کی سی بات کرو

But if at the time of division other relatives, or orphans or poor, are present, feed them out of the (property), and speak to them words of kindness and justice.

محمد اقبال

وَ اِذَا حَضَرَ الۡقِسۡمَةَ اُولُوا الۡقُرۡبٰى وَ الۡيَتٰمٰى وَ الۡمَسٰكِيۡنُ فَارۡزُقُوۡهُمۡ مِّنۡهُ وَ قُوۡلُوۡا لَهُمۡ قَوۡلًا مَّعۡرُوۡفًا ۝٨

تقسیمِ وراثت کے وقت

- وراثت میں ہر حصہ دار کا حصہ مقرر کر دیا گیا ہے اور وارث بھی اللہ کی جانب سے طے فرما دیئے گئے ہیں اور یہی قانونی حق دار ہوں گے وراثت کے از روائے شریعت۔
- لیکن صلہ رحم اور خاندانی و انسانی ہمدردی کے عام حقوق پھر بھی باقی رہیں گے۔
- وہ تنگدست رشتہ دار، یتیم اور مسکین جن کا حق اس مال وراثت میں نہیں وہ اگر تنگدستی کے سبب اس تقسیم کے وقت پہنچ جائیں تو ان کے آجانے سے وراثت کی تقسیم میں کوئی تبدیلی نہیں آئے گی اور وارث اپنا اپنا حصہ وصول کرنے کے ہر طرح مستحق ہیں لیکن اس بات کے مستحق تو ضرور ہیں کہ ان کے ساتھ حسن سلوک کیا جائے ،ان کے ساتھ تنگ دلی نہ برتو۔
- یہاں یہ ترغیب دی گئی ہے کہ وسعت قلب سے کام لے کر ترکہ میں سے ان کو بھی کچھ نہ کچھ دے دو، ان کے ساتھ وہ دل شکن باتیں نہ کرو جو ایسے مواقع پر بالعموم چھوٹے دل کے کم ظرف لوگ کیا کرتے ہیں
- اسلام کی یہ تعلیم - آداب معاشرت، یتیم سے سلوک، یتیم کی ضرورت پوری کرنے، مساکین سے سلوک، ضرورت مندوں کی ضرورت پوری کرنے، آداب سخن، رشتہ داروں سے سلوک، رشتہ داروں کے حقوق پوری کرنے سے متعلق ہے

وَلۡيَخۡشَ الَّذِيۡنَ لَوۡ تَرَكُوۡا مِنۡ خَلۡفِهِمۡ ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا خَافُوۡا عَلَيۡهِمۡ ۖ فَلۡيَتَّقُوا اللّٰهَ وَلۡيَقُوۡلُوۡا قَوۡلًا سَدِيۡدًا ۝٩

وَلۡيَخۡشَ الَّذِيۡنَ - اور چاہیے کہ ڈریں وہ لوگ جو

لْ - لام امر (فعل امر غائب کے لیے)

خَشِيَ يَخْشَى ، خَشْيَةً - ڈرنا

لَوۡ تَرَكُوۡا - اگر چھوڑیں

مِنۡ خَلۡفِهِمۡ - اپنے پیچھے

ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا - کچھ کمزور اولادیں

ضَعِيْف جمع ضُعَفَاء

خَافُوۡا عَلَيۡهِمۡ - تو وہ خوف کریں ان کے بارے میں

فَلۡيَتَّقُوا اللّٰهَ - پس چاہیے کہ وہ تقویٰ اختیار کریں اللہ کا

لْ - لام امر (فعل امر غائب کے لیے)

وَلۡيَقُوۡلُوۡا - اور چاہیے کہ کہیں

(س د د)

سَدَّ يَسُدُّ ، سَدًّا - پر کرنا، سوراخ بند کرنا، رکاوٹ ڈالنا

سَدَّ يَسِدُّ ، سَدادًا - سیدھی سمت میں ہونا، بر محل ہونا

قَوۡلًا سَدِيۡدًا - ٹھیک (سیدھی) بات

سَدِّيْد - درست، سیدھا، راست (صفت مشبہ)

وَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا خَافُوا عَلَيْهِمْ ۖ فَلْيَتَّقُوا
اللّٰهَ وَلْيَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ﴿٩﴾

لوگوں کو اس بات کا خیال کرکے ڈرنا چاہیے کہ اگر وہ خود اپنے پیچھے بے بس
اولاد چھوڑتے تو مرتے وقت انہیں اپنے بچوں کے حق میں کیسے کچھ اندیشے
لاحق ہوتے پس چاہیے کہ وہ خدا کا خوف کریں اور راستی کی بات کریں

Let those (disposing of an estate) have the same fear in their minds as they would have for their own if they had left a helpless family behind: Let them fear Allah, and speak words of appropriate (comfort).

محمد اقبال

وَلۡيَخۡشَ الَّذِيۡنَ لَوۡ تَرَكُوۡا مِنۡ خَلۡفِهِمۡ ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا خَافُوۡا عَلَيۡهِمۡ ۖ فَلۡيَتَّقُوا اللّٰهَ وَلۡيَقُوۡلُوۡا قَوۡلًا سَدِيۡدًا ﴿۹﴾

یتیموں کے ساتھ حسن سلوک کیلیۓ ایک موثر انداز تعلیم و تبلیغ

دوسروں کے حقوق کا خیال رکھنے کی ترغیب کے لیے - احساسات کی تحریک، ایک قرآنی طریقہ

- اس آیتِ کریمہ کا تعلق سابقہ آیتِ مبارکہ سے ـ یعنی اگر تقسیم وراثت کے وقت یتیم بچے آ موجود ہوں تو پھر ان یتامیٰ کے ساتھ کیا سلوک اور طرزِ عمل روا رکھا جانا چاہیے
- یہاں بتایا گیا کہ یہ بات نہ بھولنی چاہیے کہ جس طرح دوسروں کے بچے یتیم ہوئے ہیں اسی طرح ان کے بچے بھی یتیم ہو سکتے تھے- پھر سوچیں کہ اگر یہ اپنے پیچھے یتیم چھوڑتے تو ان کے دل میں ان سے متعلق کیا کچھ اندیشے ہوتے اس معاملے میں اللہ سے ڈرنا چاہیے اور انہیں اپنے ہی یتیم بچے سمجھ کر معاملہ کریں
- جو لوگ معاشرے کی طرف سے اپنے یتیم بچوں کے حقوق کی رعایت کے خواہاں ہیں انھیں چاہیے کہ وہ دوسروں کے یتیم بچوں کے حقوق کا خیال رکھیں۔
- اگرچہ وہ وراثت میں تو حصہ نہیں رکھتے لیکن ان کے ساتھ حسنِ سلوک کا تقاضا ہے کہ اپنی طرف سے انہیں کچھ ہدیہ دے کر ان کی دل جوئی کریں (اور ان کے ساتھ نرمی سے بات کریں، سختی سے نہ پیش آئیں
- انسانی احساسات، معاشرے کے یتیموں کے حقوق کا خیال رکھنے میں احساس ذمہ داری کا پیش خیمہ ہیں

اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِىْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ؕ وَ سَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ۠﴿۱۰﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ - بیشک وہ لوگ جو کھاتے ہیں

اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا - یتیموں کے مال ظلم کرتے ہوئے

اِنَّمَا - تو کچھ نہیں سوائے اس کے کہ

يَاْكُلُوْنَ - وہ کھاتے (یعنی بھرتے) ہیں

فِىْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا - اپنے پیٹوں میں ایک آگ

بطن - چھپا ہوا حصہ (پیٹ)

وَ سَيَصْلَوْنَ - اور وہ عنقریب گریں گے

س- مستقبل قریب کے لیے

(ص ل ي)

صَلِيَ يَصْلٰى ، صَلِيًّا - آگ جھیلنا/آگ میں گرنا

سَعِيْرًا - شعلوں والی آگ میں

سَعَرَ يَسعَرَ ، سَعْرًا - آگ کا بھڑکانا

سَعِيْر - بھڑکتی آگ - جہنم

اِنَّ الَّذِیۡنَ یَاۡكُلُوۡنَ اَمۡوَالَ الۡیَتٰمٰی ظُلۡمًا اِنَّمَا یَاۡكُلُوۡنَ فِیۡ بُطُوۡنِهِمۡ نَارًا ؕ وَ
سَیَصۡلَوۡنَ سَعِیۡرًا ﴿۱۰﴾

جو لوگ ظلم کے ساتھ یتیموں کے مال کھاتے ہیں در حقیقت وہ اپنے پیٹ آگ
سے بھرتے ہیں اور وہ ضرور جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ میں جھونکے جائیں گے

Those who unjustly eat up the property of orphans, eat up a Fire into their own bodies: They will soon be enduring a Blazing Fire!

محمد اقبال

اِنَّ الَّذِیۡنَ یَاۡکُلُوۡنَ اَمۡوَالَ الۡیَتٰمٰی ظُلۡمًا اِنَّمَا یَاۡکُلُوۡنَ فِیۡ بُطُوۡنِہِمۡ نَارًا ؕ وَ سَیَصۡلَوۡنَ سَعِیۡرًا ﴿۱۰﴾

قرآن کی ایک منفرد تعبیر

- انسانی طبیعت دو طرح سے متاثر ہوتی ہے کبھی ترغیب سے اور کبھی ترہیب (تنبیہ) سے
- یتامیٰ کے حقوق کے تحفظ اور ان کے ساتھ حسن سلوک کے ضمن میں سابقہ آیت کریمہ میں ترغیب کا انداز – یہاں اس آیتِ مبارکہ میں ترہیب کا انداز
- جو لوگ ظلم و حق تلفی سے اپنے پیٹوں میں یتیموں کے مال بھر رہے ہیں وہ انجام کار کے اعتبار سے اپنے پیٹوں میں آگ بھر رہے ہیں اور آخرت میں وہ اس آگ کو لیے ہوئے دوزخ کی بھڑکتی آگ میں پڑیں گے
- آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "شب معراج میں میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ ان کے ہونٹ اونٹ کے لبوں کی طرح تھے بالائی لب سکڑا ہوا دونوں نتھنوں پر تھا اور نچلا ہونٹ سینہ پر لٹکا ہوا جہنم کے کارندے ان کے منہ میں دوزخ کے انگارے اور پتھر بھر رہے تھے۔ میں نے پوچھا جبرائیل یہ کون ہیں؟ جبرائیلؑ نے کہا یہ وہ لوگ ہیں جو یتیموں کا مال بے جا طور پر کھاتے تھے" (رواہ ابن ابی حاتم من حدیث ابی سعید خدری)
- اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے اعمال کا ظاہری چہرے کے علاوہ ایک حقیقی چہرہ بھی ہے، جو اس دنیا میں ہماری آنکھوں سے اوجھل ہے لیکن یہ باطنی چہرے آخرت میں ظاہر ہو جائیں گے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ عمل مجسم حالت میں پیش ہوں گے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِىْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ؕ وَ سَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ۝۱۰

ہمارے اعمال کا باطنی چہرہ

- یتیم کا مال کھانے والوں کے بارے میں بتایا گیا کہ ان حشر کے روز ایسے لوگوں کے مونہوں اور نتھنوں وغیرہ ہر منفذ اور سوراخ سے دھواں نکل رہا ہوگا، جس کو دیکھ کر سب لوگ پہچان لیں گے کہ یہ یتیموں کا مال کھانے والے لوگ ہیں (وَالْعِيَاذ باللہ الْعَظِيْمَ)

- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا " اللہ قبروں سے کچھ لوگوں کو ایسی حالت میں اٹھائے گا کہ ان کے منہ سے آگ کے شعلے بھڑک رہے ہوں گے عرض کیا گیا یہ کون لوگ ہوں گے فرمایا : کیا تم کو نہیں معلوم کہ اللہ فرما رہا ہے کہ جو لوگ یتیموں کا مال ظلم کے ساتھ کھاتے ہیں بس وہ اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں اور عنقریب بھڑکتی آگ میں داخل ہوں گے " (مسند ابن ابی شیبہ، صحیح ابن ابی حبان ، ابن ابی حاتم)

- یتیم کا مال کھانے کو سبع موبقات یعنی ان سات بڑے مہلک گناہوں میں سے ایک قرار دیا ہے، جو تباہ و برباد اور ہلاک کر دینے والے ہیں:

- رسول اللہ نے فرمایا : سات تباہ کن چیزوں سے اجتناب کرو۔ صحابہ نے عرض کی، اے اللہ کے رسول ! وہ کیا ہیں ؟ فرمایا : اللہ کے ساتھ شرک کرنا، جادو، اس نفس کو ناحق قتل کرنا جسے اللہ نے حرام قرار دیا ، سود کھانا، **یتیم کا مال کھانا**، جنگ کے دن پیٹھ پھیرنا اور پاکدامن بھولی بھالی مومن عورتوں پر تہمت لگانا (بخاری، كتاب الحدود، مسلم، كتاب الإيمان، باب الكبائر وأكبرها)

اضافی مواد

Reference Material

مختلف معاشروں اور مذاہب میں عورت کی وراثت

- عورت اور مرد دونوں کو ہی نسل آدم کہا گیا ہے۔ انسان ہونے کی حیثیت سے تمام انسان قابل عزت ہیں انسانیت کے ایک حصے کی ترجمانی اگر مرد کرتا ہے تو دوسرے حصے کی عورت کرتی ہے
- دونوں میں لازم و ملزوم کی نسبت ہے، معاشرے کی تعمیر و ترقی میں مرد کے ساتھ ساتھ عورت کا کردار بھی کلیدی اہمیت کا حامل ہے
- معاشرے میں نسل نو کی تربیت، خاندانوں اور نسلوں کے سنورنے اور بگڑنے میں عورت بحیثیت بہن، بیٹی، ساس، بہو اور دیگر تمام رشتوں میں بہت اہم کردار کی حامل ہے
- اسلام نے عورت کے اس عظیم کردار کو نہ صرف تسلیم کیا ہے بلکہ وہ مثالی حقوق دیے ہیں جو آج تک کوئی تہذیب یا مذہب اسے نہیں دے سکا۔
- بد قسمتی سے دنیا کے دیگر تمام معاشرے، نظام اور مذاہب عورت کی حیثیت کے حوالے سے افراط و تفریط کا شکار رہے۔ یہی معاملہ وراثت کے سلسلے میں در پیش رہا ہے
- دنیا کے شاید ہی کسی اور مذہب یا سماج نے عورت کو وراثت کا کوئی قابل ذکر حق دیا ہو۔ آجکل کے دور میں مختلف ممالک میں اس ضمن میں جو اصلاحات اور ترمیمات ہوئی ہیں وہ اس معاملے کی دوسری انتہا ہے اور وراثت میں حکمت، اور توازن کے نہ ہونے کا ایک تاریخی تسلسل ہے

مختلف معاشروں اور مذاہب میں عورت کی وراثت

یہود کا قانون وراثت

- یہود کے قانونِ وراثت میں میراث صرف بیٹے، باپ، چچا، اور بھائی کو مل سکتی ہے - عورت وارث نہیں بن سکتی چاہے وہ میت کی ماں، بہن، بیٹی، یا بیوی ہی کیوں نہ ہو
- بڑے بیٹے کا حصہ باقی بیٹوں کی نسبت دوگنا ہوگا۔بیٹی صرف نان نفقہ کی مستحق ہوگی (شادی سے پہلے تک)
- ماں کا حصہ کسی صورت میں بھی نہیں — بیوی خاوند سے کوئی میراث نہیں پائے گی لیکن اگر بیوی پہلے فوت ہو گئی ہے تو عورت کی تمام جائداد کا مالک اس کا شوہر ہو جائے گا

عیسائیت میں قانونِ وراثت

- موجودہ انجیل (Bible) میں کسی قسم کے عائلی، اقتصادی، یا معاشی قوانین کا کوئی ذکر نہیں ہے اور نہ وراثت سے متعلق کوئی ہدایات ہیں اس لیے عیسائیوں نے وراثت کے معاملے میں رومن، یونانی اور یہود کے قانون پر عمل کیا یا پھر دوسری شریعتوں یا مقامی قوانین پہ عمل کیا

← یونانی قانون میں اولاد نرینہ کی موجودگی میں کسی عورت کا وراثت میں کوئی حصہ نہ تھا۔بیٹی وغیرہ صرف اس وقت وراثت کی حقدار ہوتی تھی جب کوئی مرد وارث موجود نہ ہوتا تھا

مختلف معاشروں اور مذاہب میں عورت کی وراثت

دورِ جاہلیت میں عربوں کا نظامِ وراثت

- عربوں میں دورِ جاہلیت میں خونی رشتوں کی بنیاد پر وراثت پائی جاتی تھی لیکن ماں، بیٹی، بہن، چھوٹے بچوں اور بوڑھے مردوں کو وراثت سے محروم رکھا جاتا۔ صرف قابل جنگ مرد وراثت کے حقدار تھے

ہندو قانون وراثت

- ہندو قانون وراثت میں عورتوں کے لئے ترکے میں کوئی حصہ نہیں ہے نیز تمام دولت کا مالک صرف بڑا لڑکا ہوتا ہے اور دوسرے سب محروم ہوتے ہیں (ہندوستان میں حال میں اس ضمن میں کچھ اصلاحات)
- **فرانسیسی قانون** میں میت کی اولاد، ان کے غیر موجودگی میں اس کے باپ، دادا اور پھر بھائی اور چچا کو وراثت کا حقدار قرار دیا گیا تھا۔ان سب کی غیر موجودگی میں غیر قانونی لڑکا حصہ دار ہوتا ہے۔
- **جرمن قانون** میں فرع (اولاد اور اولاد کی اولاد) کی موجودگی میں زن و شو میں سے ہر ایک کا حصہ چوتھائی ہے۔ اور فرع نہ ہونے کی صورت میں آدھا اور اصول (ماں باپ...) اور فروع (اولاد..) نہ ہوں تو شوہر پورے ترکے کا حقدار ہوتا ہے۔
- **انگریزی قانون** میں بیٹے کے ہوتے ہوئے بیٹی محروم ہوتی ہے نیز پہلوٹا سب پر مقدم ہوتا ہے اور اولاد نرینہ کی غیر موجودگی میں بیٹی وارث ہوتی ہے (یہی قانون برطانوی ہند میں رائج تھا)

اسلام کا قانونِ وراثت از صلاح الدین حیدر، وراثت اور مذاہب عالم کا تقابلی جائزہ - جعفر عباس بزدار

اسلام کا نظام قانونِ وراثت

- اسلامی نظام حیات انسان کے لیے اس کے خالق و مالک کا تجویز کردہ دستور العمل ہے جس میں انسانی زندگی کے تمام شعبہ جات کے لیے مکمل رہنمائی موجود ہے
- اسلام میں تمدنی و معاشرتی مسائل کی طرح قانونِ وراثت کو بھی بہت خوبی،اور اختصار کے ساتھ مرتب کرکے اس طرح پیش کیا گیا ہے کہ جہاں ایک طرف وہ دورانِ دولت کے بہترین اصولوں پر مبنی ہونے کے باعث ایک نہایت معتدل و متوازن اقتصادی نظام قائم کرتا ہے، وہاں وہ قریب قریب ہر قسم کے (وراثت پانے والے) رشتہ داروں کو اپنے اپنے موقع و محل پر زیر نظر رکھ کر ایک ایسا معاشرہ تیار کرنا چاہتا ہے جس کے افراد باہمی خیر خواہی اور نفع رسانی کی بنا پر ایک مضبوط رشتے میں مربوط ہو جائیں۔
- اسلام کے قانونِ وراثت میں نہ افراط ہے نہ تفریط، نہ کھوٹ ہے نہ خامی-یہ حق وصداقت ، حکمت و مصلحت، عدل وانصاف اور توازن وزمینی حقائق سے ہم آہنگ ہے، جس میں ہر ایک کے حقوق کو ادا کرنے کا پورا پورا لحاظ رکھا گیا ہے
- اسلام کا قانون وراثت اسلام کے وسیع تر اقتصادی نظام کا ایک حصہ ہے جس میں ایک طرف تو اس بات کا خاص خیال رکھا گیا ہے کہ معاشرے میں دولت کا ارتکاز ایک طرف نہ ہو (بذریعۂ تقسیم) اور دوسری طرف اقرباء کے حقوق کو بھی یقینی بنایا گیا ہے

اسلام کا نظام قانونِ وراثت

- اسلام میں وراثت اور اس کی تقسیم ایک مستقل شعبۂ علم اور ایک Institution کے طور پر موجود ہے
- اس شعبۂ علم کو " علم الفرائض " کا نام دیا گیا ہے اور اسے حدیثِ مبارکہ میں نصف علم کہا گیا ہے
- علم المیراث : ایسے قوانین کا مجموعہ جن کے ذریعے سے یہ معلوم کیا جاتا ہے کہ کون مرنے والاے کا وارث بنتا ہے اور کون نہیں- نیز یہ بھی کہ اگر کوئی وارث بنتا ہے تو اسکا حصہ کتنا بنتا ہے
- علم المیراث اور علم الفرائض دونوں کا مفہوم ایک ہی ہے (بس نام الگ ہیں)
- آپ ﷺ نے فرمایا" عَلَّمُوا الْفَرَائِضَ فَإِنَّهُ مِنْ دِيْنِكُمْ وَإِنَّهُ نِصْفُ الْعِلْمِ وَإِنَهُ اَوَّلُ عِلْمٍ يُنْزَعُ مِنْ أُمَّتِيْ – قانون وراثت کو سیکھو، کیونکہ یہ تمہارے دین (کی اہم ضروریات) میں سے ہے اور یہ آدھا علم (دین) ہے اور یہی علم سب سے پہلے میری اُمت سے اٹھا لیا جائے گا " (ابن ماجہ ، سنن الدارمی : 2893)
- آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا " تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوْهَا النَّاسَ، فَإِنِّي امْرُؤٌ مَقْبُوْضٌ وَإِنَّ الْعِلْمَ سَيُقْبَضُ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ حَتّٰي يَخْتَلِفُ اثْنَانِ فِي الْفَرِيْضَةِ فَلَا يَجِدَانِ مَنْ يَقْضِي فِيْهَا - علم وراثت کو سیکھو اور لوگوں کو سکھلاؤ کیونکہ میں (آخر) مرنے والا ہوں۔ اور (پھر ایسا وقت بھی آنے والا ہے کہ) علم اٹھا لیا جائے گا اور فتنے ظاہر ہوں گے۔ (اور حالت یہاں تک پہنچے گی) کہ دو آدمی وراثت کے متعلق جھگڑا کریں گے اور انہیں اس میں (صحیح شرعی طریقہ پر) فیصلہ دینے والا نہیں ملے گا" (سنن الدارمی)

اسلام کا نظام قانونِ وراثت

امتیازی خصوصیات

- اسلام کے دیگر کئی احکامات کی طرح احکامِ میراث بھی ایک مناسب تدریج کے ساتھ نازل کیے گئے ہیں
- اسلام کے پورے قانونِ وراثت کو انتہائی خوبی، اختصار ، ایجاز اور جامعیت کے ساتھ صرف چند آیات قرانیہ میں جس طرح بیان کیا گیا ہے یہ بھی قرآنِ کریم کے اعجاز میں سے ہے

(یہ سورۃ النساء کی آیات ۷، ۸، ۱۱، ۱۲، ۳۳ اور ۱۷۶ میں بیان کیا گیا ہے) جب کہ اس سے قبل سورۃ البقرۃ میں چند ایک درمیانی مدنی احکام بھی نازل ہوئے)

- میراث میں مردوں کے ساتھ عورتیں بھی شامل ہیں
- کم سے کم ترکہ کی صورت میں بھی میراث کو تقسیم ہونا چاہیے
- قانون وراثت منقولہ و غیر منقولہ ہر نوع کی جائیداد اور ترکے پر لاگو ہوگا
- حق وراثت ، مورث کے مال میں سے تجہیز و تکفین ، قرض کی ادائیگی اور وصیت کی تکمیل کے بعد
- وراثت کی تقسیم میں الاقرب فالاقرب کا اصول کارفرما ہوگا
- میراث کی تقسیم کے موقع پر خاندان کے محروم افراد بالخصوص یتیموں اور مساکین کا بھی لحاظ رکھا جائے

اسلام کا نظام قانونِ وراثت

امتیازی خصوصیات

- اسلامی قانون وراثت کی بہت سی خصوصیات اور امتیازات ہیں جن کا واضح نقشہ اس سے پہلے تاریخ عالم میں دیکھائی نہیں دیتا۔
- اسلام کے اس قانونِ وراثت میں اسلام نے تمدنی استحکام، عائلی اور خاندانی نظام کی نشوونما کے لیے ایسے ابدی اور فطری احکامَ میراث پیش کیے ہیں جن میں ان تمام ناانصافیوں کا ازالہ کر دیا گیا ہے جو اس سے قبل انسانی معاشرے میں پائے جاتے تھے
- اسلام سے قبل مختلف تہذیبوں اور اور معاشروں میں عورت کے وجود کو ناپاک اور کم تر تصور کیا جاتا تھا اور میراث میں اس کا کہیں حصہ نہ تھا، اسلام نے نہ صرف عورت کو ہر حالت میں ترکے کا حقدار ٹھہرایا ہے۔بلکہ دوسرے تمام حصہ داروں کے حصے بھی عورت کے حصے کی نسبت سے طے کیے
- اسلام سے قبل مرنے والے کے ترکے جائیداد میں غیر مستحقین کو بھی وارث تصور کیا جاتا تھا جس سے حقیقی ورثا محروم ہو جاتے تھے۔اسلام نے غیر وارثوں کے لیے ایک تہائی کی وصیت کو تو برقرار رکھا ہے مگر بقیہ جائیداد کے لئے کڑے شرعی قواعد مقرر کردیے ہیں اس طرح سے متبنّیٰ اولاد اور احباب کے لیے وصیت اور ہبہ کی شکل تو قائم کی گئی ہے مگر انہیں مستقل میراث کے حقدار نہیں ٹھہرایا

اسلام کا نظام قانونِ وراثت

امتیازی خصوصیات

- اسلام نے ان تمام انسانی ترجیحات کو کالعدم قرار دیا ہے جن کی وجہ سے وارثین میں سے کوئی محروم ہوتا ہو، یا بلاوجہ انہیں وارثین کے ساتھ شریک کرکے ان کے حق کے ساتھ ناانصافی ہوتی ہو
- اسلام نے اُن زیادتیوں اور نقصانات کی تلافی کی ہے جو زیادتیاں قدیم زمانہ میں عورتوں، کمزوروں، یتیموں اور چھوٹوں کے ساتھ روا رکھی جاتی تھیں
- یتیموں کی حفاظت و نگہداشت کے مقصد سے ہی چھوٹے بچوں یہاں تک کہ ماں کے پیٹ میں پرورش پانے والے بچے کو بھی بڑوں کی طرح ہی وارث بنایا گیا (اور انکے مال کی حفاظت اور پھر انہیں لوٹانے کا حکم بھی)
- اسلام کے اِس وراثت قانون میں عورتوں کو ہر سطح اور ہر مقام پر تحفظ فراہم کیا گیا اور ان کے حقوق کی حفاظت کی گئی ہے،اَسلام کسی حال میں عورت کو وراثت سے محروم نہیں کرتا
- اصول (ماں باپ اور اوپر کے رشتے)،فروع (اولاد اور اولاد کی اولاد)، اور میت سے ربط و تعلق میں عورتیں اسی طرح ہیں جس طرح مرد اور جس طرح مرد وارث ہوتے ہیں،اسی طرح عورتیں بھی
- اسلام نے وارثوں کے جو حق مقرر کردیئے ہیں ان سے انہیں عاق (محروم) نہیں کیا جاسکتا
- متوفی سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص بھی سلسلہ مراتب کو پیش نظر رکھتے ہوئے میراث سے محروم نہیں رہتا

اسلام کا نظام قانونِ وراثت

- ورثاء کو چھوڑ کر کُل مال کسی اور کو نہیں دیا جاسکتا
- والدین اگر اپنی زندگی میں اپنے مال و جائداد سے اولاد کو کچھ دینا چاہیں تو دے سکتے ہیں (ہبہ کی صورت) لیکن اس عمل میں ساری اولاد میں عدل کرنا لازمی ہے
- اسلامی نظام میراث ، جائز اور فطری ضروریات انسانی کے لئے مثبت پہلو لیے ہوئے- انسان ہمیشہ یہ چاہتا ہے کہ اپنے خون پسینے سے کمائی ہوئی دولت ایسے افراد کے ہاتھوں میں دیکھے جو اس کے جگر کا ٹکڑا ہیں اور انکی زندگی حقیقت میں ان کی زندگی کی بقاو دوام ہے (اسی لیے اولاد کا حصہ سب سے زیادہ پھر والدین اور دیگر رشتہ دار)
- اسلام کا قانون میراث دولت کو ایک جگہ جمع کرنے سے روکتا ہے کیونکہ اس نظام میں ہر انتقال کے بعد دولت و ثروت عادلانہ طور پر بہت سے افراد میں بانٹی جاتی ہے-یہ نظام دولت کی عادلانہ تقسیم کے لئے معاون مددگار
- مسلمان اور کافر ایک دوسرے کے وارث نہیں بن سکتے (یہ دینی غیرت و حمیت کے منافی بھی ہے)
- میت کی تدفین کا انتظام، میت کے مال سے ہی اس کا سارا خرچ ہوگا (کوئی وارث اس کا ذمہ لے لے تو حرج نہیں)
- میت کی وراثت کی تقسیم سے قبل میت کے ذمے قرض (اگر ہے تو) وہ میت کے مال سے ادا کیا جائے گا
- وارث (جس کا وراثت میں حق مقرر ہے) کے بارے میں جائیداد کے حق کی وصیت جائز نہیں ہے
- وصیت زیادہ سے زیادہ ایک تہائی مال کی کی جاسکتی ہے-

اسلام کا نظام قانونِ وراثت

- ورثاء کی طرف سے وصیت میں ردو بدل کرنا حرام ہے
- وصیت میں کسی کو نقصان پہنچانا جائز نہیں :

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک انسان مرد یا عورت ساٹھ سال تک اللہ کی اطاعت کے عمل کرتے رہتے ہیں، پھر جب ان کی موت کا وقت آتا ہے تو وصیت میں (وارثوں کو) نقصان دے جاتے ہیں تو ان کے لئے آگ واجب ہو جاتی ہے (ابوداؤد - ۲۸۶۷)

- ماں کے پیٹ میں موجود بچہ (اگر پیدائش کے بعد شرعی طور پر وارث بنتا ہے) تو اس کے لئے بھی حصہ رکھا جائے گا - (اسلامی نظام وراثت میں انتہا درجے کے عدل کی ایک عمدہ مثال)
- خنثیٰ (ہیجڑا/Transgender) جو معاشرے کا کمزور طبقہ ہیں وہ بھی وراثت کے حقدار ہیں
- شادی کے وقت جہیز لینے سے کوئی بیٹی وراثت سے محروم نہیں ہو سکتی، کیونکہ وراثت مورث کے مرنے کے بعد ملتی ہے اور وفات کے بعد اس کا استحقاق ہوتا ہے اور زندگی میں جبکہ استحقاق ہی حاصل نہ ہوا ہو تو محروم کئے جانے کے باوجود وارث شرعاً محروم نہیں ہوتا

جہیز کا اسلام میں تصور ہی نہیں اور نہ یہ وراثت کا بدل ہے

- "مشترکہ خاندانی جائیداد" قرار دے کر اس کو تقسیم سے روکنا - ایک غیر شرعی فعل ہے